منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا نور یہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۹ | مورخہ ۱۳ ماہ شہر رمضان المبارک ۱۲۸۹ ہجری مقدسہ روز جمعہ | جلد ۱

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی | محمد رسول اللہ

اللہ رے اسکی کبریائی — کہتے ہین جناب عیسیٰ سنئے — مضمون عمدہ جواب لکھے

اس پر چہ ہوا مرکین مشن کا — اور لکھتے ہیگے تا بحشر — انشاء اللہ اے برادر

اہل اسلام کے جگر پر تیر — وہ شمس ہی یہ ہی ابر رحمت — جادو وہ ہی یہ ہے کرامت

تو ہین جناب سرور دین — مردود وہ یہ خلیل رحمان — وہ نار یہ نور باغ رضوان

مستر مسمور کا ہے کاغذ — شاہنشہ انبیا کا فرمان — تاج سر اصفیا کا فرمان

بدلے ہوئے دین احمدی کے — آئینہ حق سے منہ نہ پھیرو — میزان خرد مین اسکو تولو

ہین امین سے اک بڑی محرر — کھلجائیگا حال حق و باطل — صورت کے ہی آئینہ مقابل

بندیکو خدا بنانے والے — عیسیٰ کی منادی بد زبانی — بتلاؤ کہان ہے میری جانی

حق پوچھو تو شمس بے ادب سے — توہین نہین ہے دینکی دعوت — ذات اشرف کی ہی شرافت

سرکار فرنگ کی بدولت — بیوجہ جو ہمکو چھیڑتے ہو — ہے زہر یہ چھیڑ چھاڑ سمجھو

آیا یہ خیال دلمین غم کے — کہیں پر چے مین دین عیسیٰ کی — توہین بتاؤ کس نے لکھی

تائید سے دینی بھائیون کی — اور دل سے نہین ہی کام ہمکو — دو ایک سے ہے کلام ہمکو

لکھے دی جواب منصفانہ — معذور رکھو مسیحی بھائی — کلمہ پڑھو ہو چکے لڑائی

واصف جبکا ہے اک زمانہ — اہل اسلام تاب مین تھے — آزادئی دین کی ہے بشارت

منشور محمدی نکالے — چمکائی ہے تیغ طبع اپنی — مردود ہے یہ خلیل رحمان

برگشتہ رجب علی بچارے — اہل اسلام تاب مین تھے — آزادئی دین کی ہے بشارت

کلک اونکا ہی نوک تیغ نادر — دو ایک ہین پشتبان اسکے — کھلجائیگا حال حق و باطل

ہے مور کو مور عوی خدائی — پتا شداد کے چمن کا — بتلاؤ کہان ہے میری جانی

ہر لفظ ہی اسکا نوک خنجر — چھپواتے ہین آپنے بانکین — ہے زہر یہ چھیڑ چھاڑ سمجھو

مرد مغرور کا ہے کاغذ — نشاہنشہ انبیا کا فرمان — تاج سر اصفیا کا فرمان

ہدایت المسلمین

- یہ کتاب پادری عماد الدین صاحب امرتسری کی تالیف
اور برعکس نہند نام زنگی کافور کی مصداق ہے - چونکہ
اس کتاب مین پادری صاحب نے بزعم خود دین اسلام کی دھجیان
ہے اور اپنی اصطلاحی ہمہ دانی سے کئے اعتراضات
کلام الٰہی یعنی فرقان مجید پر کئے ہین اور انکو دعوی ہے
کہ ہدایت المسلمین کا جواب کسی مسلمان سے بطور شایستہ
نہ دیا جائیگا - اور نیز پادری صاحب مسلمانون سے سایل
ہین کہ وے اس کتاب کا جواب دین یا نہین تو خداوند
یسوع مسیح کے روبرو آکھڑین یعنی عیسوی مذہب اختیار
کرین - غرض جب وہ کتاب اس ملک مین پہنچی تو عوام
مین بڑی شورش مچی تھی اور اقسام کی اعتراضات
اسپر ہونے لگے تھے پس اب اس کتاب کا ایک شایستہ
رد برای اندراج اخبار ہمارے نزدیک آیا ہی سو اگر
پادری صاحب کے ملاحظہ مین آوے تو یقین ہے کہ
آنکھین نیلی پیلی کرین سبحان اللہ اسکے جوابات
نہ دان شکن بھی پادری صاحب کے نشہ نخوت کو
اتار نیگے اس لئے ہم عشرہ وار اس کتاب سے تھوڑا
تھوڑا برای ملاحظہ ناظرین منشور محمدی درج کرتے ہین
اور ہمکو یقین ہے کہ پادری صاحب کی رد مین ہندوستان
مین عمدہ عمدہ کتب تصنیف ہوے ہون گے -
پس جب یہان کا رد بھی ایسا دندان شکن ہی تو
ہندوستان کے آفتابون کا کیا پوچھا چاہئے - وہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھدایت المسلمین

تمام حمد و ثنا اس خداوند کو لایق ہے جس نے اپنی
پیش گوئیان اور وعدے پورے کرنے کو انجیل کی
منادی زمین کی حدون تک کرنیکا شوق اپنے برگزیدے
بندون کے دلون مین دیا منشور محمدی مین پیش گوئی
آیندہ ہونے کی بات بولنا ایک الہام ہے خدا کے
بندون کے دلون پر ہوتا ملہم ہونا یندے کی شان سے
نہ خداوند زمین و آسمان کی رب العزت تعالیٰ شانہ کو
پیش گو بولنا ایک قسم کا الحاد ہے انجیل خود منادی کی
یعنے ایتہا الفار قلیط کرکے ندا کر چکی اور کہہ چکی کہ اگر
فار قلیط نہ آوے تو اہل افراط و تفریط کی سزا دے اور
انکو وسط کا رستہ سکھا اور خیر الامور اوسطہا
کا مطلب سمجھا یعنی انجیل جلیل کی ندا سر در عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام جن و انس ایمان
لانیکے باب مین زمین کے ساری حدون تک پہنچ گئی
پھر انجیل کی منادی کرنے کا کیا معنی ہوگا یا یہہ معنی ہوگا
کہ انجیل کی مشہرت کر دینا کیا زمین کے حدون تک
اسکی شہرت نہین ہوی یا یہہ معنی ہوگا کہ انجیل کی دعوت
زمین کے حدون تک عام کر دینا اسکی دعوت تو خاص
تھی خاص عام کیا ہوی اور یہہ انقلاب حقیقت کیا
یا یہہ معنی ہوگا کہ ساری زمین کے لوگون کو یہہ بات سمجھا دینا
کہ انجیل آسمانی کتب مین کی ایک کتاب ہی جیسا یہود

اس کتاب کو آسمانی نہین سمجھتے ہین ای لوگو تم اسکو
ویسا مت سمجھو اس بات کی منادی برگزیدہ دوسرا سرور
انبیا کر دئے پھر اوسکو کون برگزیدہ ہے کہ شہرت کی تہرت
کرے اور تحصیل حاصل کے درپئے ہووے یا یہ معنی ہوگا
کہ توحید کو موقوف کرکے تثلیث پھیلا دینا یہ انجیل کی
منادی نہوی اور کسی چیز کی ہوئی ھدایت المسلمین اور
جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اس اٹھارہ سو اٹھہتر
برس کے عرصے مین اپنے پاک کلام کی منادی زمین کے
دو ثلث سے زیادہ پر کرائی اور اکثر ملکون و جزیرون
مین ایسی برکت بخشی کہ وہان کے باشندون نے
اپنی بت پرستی اور اپنے باطل مذہبون سے اس کے
پاک کلام کی اطاعت قبول کرلی منشور محمدی اس
مذکور عرصے مین زمین کے دو ثلث سے زاید پر پاک
کلام کی منادی جو عبارت توحید الٰہی سے ہے ہرگز نہوی
بلکہ اللہ کی پناہ تثلیث کی ہوی برکت کہان آئی بلکہ اور اکثر
ملکون اور جزیرون مین تثلیث آئی اور بت پرستی یعنے
چھوٹی گمراہی جاکر بڑی گمراہی یعنے عیسی کو خدا لوگون قایم
ہوا کیونکہ جتنے بت پرست ہین بت کو مخلوق ہی مانتے ہین
لیکن خالق کے ساتھ کرنے کے کام مخلوق کے ساتھہ بجا
لاتے ہین برخلاف عیسی پرستون کے کہ خدا عیسی ہے
کہتے ہین اور باطل مذہب والون کو تو یہ کب نصیب ہوا بلکہ
بطلان کے اسفل التسفیل مین جا پڑے یہہ کچہ کلام پاک
کی اطاعت نہ ہوی بلکہ اور کسی کلام کی اطاعت ہے کیونکہ

کلام پاک خدائی پاک کا ایک پنا بتلاتا نہ خدا بندے کو
بتاتا ھدایت المسلمین ای خداوند ہمارے خدا تیرے نام
کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تونے اپنی نجات سے ہمین بھی محروم نرکھا
منشور محمدی شکر انعام پر ہوتا ہے نہ نام پر حالانکہ یہ
انعام کا ذکر ہے نہ نام کا چنانچہ دلومنین شوق کا دینا اور برکت
کا بخشنا انعام کہلاتا ہے نہ نام حضرت عیسی علی انبیا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا ماننے سے بھی کہین نجات
متصور ہے بلکہ خدا کو خدا ماننے سے اور حضرت عیسی کو اسکے
سچے رسول جاننے سے اور آپ کی اطاعت و فرمانبرداری
بجا لانے سے نجات کا تصور کرسکتے ہین تثلیثون کے لئے
نہ انعام ہے نہ اُن سے شکر بلکہ اونکو کچھ ملتا ہے رب العزت
کی رب العالمینی ہے اور یہ عبارت کہ تونے اپنی نجات سے
ہمین بھی محروم نرکھا بے معنی ہے اپنی نجات بنے کیا
بات ہے کیا خدا ہلاک ہے جیسا کہتے ہین نجات عن
الہلاک اللہ کی پناہ پھر ای خداوند ہمارے خدا بھی کیا بات
ہے کچھ ہمارا تمہارا خاص خدا نہین ہے خدا سب کا ہے تاہم
ہمارے خدا کی نسبت حضرت عیسی کو خدا ماننے والون کے واسطے
ہوسکتی ہے اگر اونکا ارادہ خداوند سے عیسی ہو تو یہ سب
کیواسطے کیونکہ بعض آپ کو نرے مخلوق جانتے ہین اللہ کی
پناہ کچہ برائیون کے ساتھہ بھی بعض آپ کی ذات پاک کو خداوند کے
اور اسکے رسول مانتے ہین سوائے عیسویون کے کوئی آپکو خدا نہین
جانتا وہ جو کہے ہمین بھی محروم نرکھا انکا مطلب کہ بندے کو خدا
کرکے ماننے کی راہ بتلائی یا اللہ تو کسی بندیکے یہ بات نصیب نکر - باقی آیندہ

کلمتہ الحق

اب سامنے میرے جو کوئی پیر و جوان ہے
دعوی نکرے یہہ کہ میرے منہہ مین زبان ہے

رومیونکا ۱۲ باب ۳

کامل شکرگذاریان بارگاہ جل و علا کی لئی کہ جسنی مثال اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ہمین عنایت فرمایا اور بشمار درود و رضہ رسولخدا صلعم کو کہ جسنے علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کا اوسپر حاشیہ چڑہایا یہہ عبادت فرض وسنت سی کامل ہوتی ہے تب کامل عنایت الٰہی عابد کی حال سی شامل ہوتی ہے یہہ انعام عام خاص حصہ اہل اسلام ہی خدا کو حمد اور اسکی رسول پر درود اور سلام ہی۔

اما بعد عبدہ سید محمد نصرت الدین علی المتخلص قیصر ابن سید محمد ابو المنصور عرف مولوی سید منصور علیصاحب ابن جناب مرحوم و مغفور سید محمد علی صاحب ابن جناب مآب سید فاروق علیہ الرحمۃ خدمت ارباب شعور مین ملتمس ہے کہ اگرچہ قاعدہ الحق مُرّ زمانہ مین مشہور ہی لیکن اس تالیف الموسوم بہ کلمتہ الحق سی مولف کو منظور ہی کہ مخالف کو حقیقت دین اسلام کی تکمیل معلوم ہو اور موافق کو مطلب علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل مفہوم ہو مصرع یون بھی صنم واہ واہ دون بھی صنم واہ واہ ۔ انجیل مرقس ۱۶ باب ۱۷ و ۱۸ درسونمین لکھا ہی وہی جو ایمان لائینگے اون کے ساتہ یہہ علامتین

ہونگین کہ وی میرے نام سی دیوون کو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے اور سانپون کو اٹھالینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پینگے تو اونہین کچھہ نقصان نہوگا وی بیمارون پر ہات رکہینگے تو چنگے ہوجاوینگے۔ انتہی

التماس

ناظرین اخبار منشور محمدی کی خدمت مین التماس ہے کہ اس اخبار کے اول نمبر سے چھٹوین نمبر تک کے پرچے وفور خواہش خریدارون سے دفتر مطبع ہذا مین ایک بھی موجود نہین سب کے سب نمبر ختم ہوگئے۔ اب ہر روز مقامات مختلف سے منشور محمدی کی درخواست مین ایک دو خطوط آتے ہین اور اسمین بھی درخواست رہتی ہی کہ شروع نمبر سے ہمارے نام پر اخبار بھیجئے۔ لیکن چونکہ اب ہمارے نزدیک اول نمبر سے ۶ نمبر تک کے اخبار موجود نہین لہذا ان سب نمبرون کے دوبارہ چھاپنے کی تجویز ٹھہری ہے اور یقین ہے کہ آواخر ماہ رمضان تک سب پرچے چھپکر مشتاقین کی خدمت مین بھیجے جائین۔ پس اب ہم ان حضرات کی خدمت مین جن کے نزدیک منشور محمدی کے پورے نمبر نہین بھیجے التماس کرتے ہین کہ وے براہ مہربانی ہمکو اس عذر کو قبول فرماوین

اشتہار

یہہ اخبار ہفتے مین تین بار یعنی ۵ و ۲ و ۸ کو چھپتا ہی قیمت سالیانہ

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے کارپردازان مطبع کے چھپا

نمبر ۹

کارخانہ

اخبار عالم مین تحریر ہے کہ ملک انگلستان مین سات ہزار کارخانے کپڑا بننے کے ہین جنمین پانچ لاکھ چوہتر ہزار تین سو ستاون عورتین کام کرتی ہین اور تیرہ برس سے کم عمر کی پچاس ہزار ایک سو ستاسی لڑکے ہین اور چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو سو اکیاون مرد کام کرتے ہین اور اول درجہ کے وہ کارخانے ہین جنمین سوائی کپڑا بننے کے کپڑے سے بھی جاتے ہین - دوم درجہ کے وہ کارخانے ہین جنمین عورتین بطور مددگار کے کام کرتی ہین - تیسری درجہ کے وہ کارخانے ہین جنمین موزے اور گلوبند اور دستانے اور کمر اور دستی پھول اور گھانس کی ٹوپی وغیرہ تیار ہوتی ہین فقط —

مباحثہ

اخبار مذکورہ بالا مین نگارش ہے کہ ملک فرانس مین جو سوسائٹی واسطے حفاظت جانورون کے مقرر ہے اوسکی ممبرون مین دو پنولا مباحثہ ہو رہا ہے کہ کتون سے وہ کام جو انسان کرتے ہین لینے لازم ہین یا نہین کیونکہ بعض بعض کام محنت کے ایسی ہین کہ بجائے آدمی کے کتے وہ کام بخوبی کر سکتے ہین چنانچہ دریولا مقام مکنیرس ڈی بیکسری کی سنگ مرمر کی کان پر چار کتے ایسے موجود ہین جو ایک بڑا بھاری لکڑی کا پیسنہ جلسلطی چیز نے سلون سنگ مرمر کے پھراتے ہین اور اوس محنت کی ذریعہ سے وہ اپنا کھانا کھاتے ہین

۲ اُن کتون مین سب سے بڑا کتا سیزرلی گرسنا می قسم بلڈاک ہے عمر اسکی بارہ برس کی ہے اور سات برس سے اس نوکری مین مصروف ہے اور دوسرے کتے کا نام بنگرٹ ہے اوسکی بھی مدت ملازمت اوّل کتے مذکورہ بالا کے برابر ہے - تیسرے کتے کا نام سیوزلی نایر ہے اور اوس قسم مین سے ہی جیسے کہ کتے گنڈریون کے ہمراہ رہتے ہین یہ بھی بہت اچھا واقف کار ہے چوتھے کتے کا نام فارڈ ہے یہ بہت خوش مزاج اور دانشمند گنڈریون کی قسم کی کتے مین سے ہی جب تماشا دیکھنے والے اس کارخانہ مین آتے ہین تو اوسوقت جو کتا پیہ پھرانے پر اپنے اپنے وقت پر آتا ہے وہ بہت تیزی اور جلدی کے ساتھ پیہ پھراتا ہے ہر ایک کتا ایک ایک دن مین چار چار گھنٹہ کام کرتا ہے اور دو وقت ان کو کھانا ملتا ہے فقط —

مچھلی

اخبار اول الذکر مین نگارش ہے کہ دریولا ایم دومس صاحب فرانسسی کا نسل متعلقہ ملک جیپان نے اوس ملک سے ایسی دو مچھلیان ایم جیافری سینٹ ہیر صاحب ساکن ملک فرانس کو بھیجی ہین کہ ان کے جسم مین مختلف قسم کے عمدہ اور نادر رنگ ہین اور رات کی وقت بہت تیزی سے چمکتی ہین اور اون کے جسم مین سے مادہ فاسفورس کے آگ نکلتی ہے جس سے رات مین یہ مچھلیان ڈالی گئین اول اوس شب کو محافظ اوس

حوض کا وہ روشنی جو اون کے جسم مین سے نکلتی ہے دیکھکر خایف ہوا اور یہ سمجھا کہ پانی مین آگ لگی ہے جب اوسکو یہ معلوم ہوا کہ یہ خاصیت جسم ان مچھلیون کی ہے اوسوقت اسکا خوف رفع ہوا فقط —

برمہا

ملک برمہا کے ایک گانون مین جنگلی ہاتی آتے تھے زراعت کو نقصان پہونچاتے تھے چند دیہاتیون نے ہاتھی پکڑنے کیواسطے ایک خار کھود کر جس پوشیدہ کیا کہ اگر ہاتھی آئیگا وہ کھا کر گر جائیگا چنانچہ ایسا ہی یعنی ایک پیل مست گرفتار ہوگیا لوگون نے گولی سے مارنیکی تدبیر کی مگر تین روز تک گولی و بارود دستیاب ہوئی چوتھے روز جب خار پر آئے تو ہاتھی غایب یہ حال عجایب دیکھکر گھبرائے کیفیت یہ گذری کہ راتکی وقت ہاتھیون کا غول آیا خار کے کنارون کو دانتون سے کھود کر سلامی بنایا اور اپنے ہم جنس کو نکال لے گئے

پادریون کی آمد

سمس الاخبار لکھنؤ

پادری فاکس صاحب و پادری نارتن صاحب بتاریخ ۵ ستمبر مقام نیویارک سے شہر بمبئی کو روانہ ہوے اس سال دو مشنری تازہ وارد ہندوستان کی امریکن مشن مین آئینگے اور دو مشنری قدیم جو کہ رخصت پر گئے تھے یعنی ڈاکٹر صاحب و پادری برون صاحب تشریف لائینگے یہ دونون صاحب بتاریخ ۲۳ اکتوبر روانہ ہوئے اور جلسہ سالانہ مشن تک جو کہ ماہ جنوری

سنہ آیندہ مین بمقام بریلی قرار پایا ہے داخل ہوجائینگے

افغانستان

سنہ

سردار عبدالرحمن خان ہنوز امیر کابل کے پہاڑ مین مثل خار کھٹکتا ہے اکثر ساکنان کابل خفیہ طور پر سردار مسطور کی اعانت کا دم بھرتے ہین پوشیدہ مدد کرتے ہین ۔ کرنیل خواجہ فقیر بتاریخ ۲- اکتوبر جان سے مارا گیا میدان پریت کی راہ مین سپاہیون نے گولی ماری اور پھر توپ سے اڑایا گیا قریب ایک لاکھ روپیہ نقد و جنس کرنیل مسطور کا امیر صاحب کے ہاتہ آیا

خط

سنہ

از جانب امام اہل فن مناظرہ اہل کتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور ابقاء اللہ تعالیٰ فی اتم خیر و سرور —

بخدمت صاحب مہتمم اخبار خیر خواہ عالم زاد عنایتہٗ —

بعد سلام نیاز آنکہ — آپ کے اخبار جاری ہونیکا حال سنکر کمال فرحت ہوئی چونکہ یہ اخبار خیر خواہ عالم ہے ممکن نہین کہ خیر خواہ خدا و رسول نہو۔ اسلئے عالم کی خبرون کے ساتہہ خدا و رسول کی خبرین بھی اسن اخبار مین ہونا لازم ہین پس ایک مضمون خدمت عالی مین بھیجا ہے کہ اسے آپ اپنے اخبار مین درج فرمائیے ۔ پرانے عہدنامے یعنے توریت مین جو دو جگہہ جوتی اتارنیکا ذکر بلکہ حکم ہے وہ تو سب عیسائی جانتے ہین کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یشوع نبی سے صاف حکم کیا کہ پہلے چوتی اتارو پاک جگہہ مین آخر ورج کے ۳ باب ۵ یشوع

نمونہ

۵ باب ۱۰ - اور اوسیکے مطابق نئے عہدنامے یعنی
انجیل مین بھی مذکور ہی دیکھو اعمال کے باب ۲۳ -
پھر اول قرنتیون کے ۱۱ باب ۳ - ۱۶ جو پولوس
رسول نے اپنی تجویز مرد کے سر کھولنے اور عورت کے
سر چھپانے کی بات لکھے اسے بھی سب دانشمند جانتے ہین
کہ وہ مصلحت کے طور پر ہے نہ حکم کے طور پر چنانچہ یہہ
بات تیرہوین اور سولہوین آیت اور اور آیتون سے
ظاہر ہے اور ضرورت اُس مصلحت کی عورتون ہی کے
واسطے تہی کہ جماعت کے آگے عورت کا کھلے سر جانا
کمالی بے حیائی ہے اور مردون کا ذکر اُسجگہ صرف
مثال کے لئے آیا لیکن ہم اگر اس سے کچھہ غرض نہین
تو صرف اسیقدر کہ جتنا چودھوین آیت مین بیان ہوا
یعنی یہ کہ اگر عورت کی طرح چوٹی رکھے تو بے حرمتی ہے
مگر اسکے لئے بھی پولوس نے کچھ حکم نہین کیا صرف اک
مصلحت بیان کردی اور چوتہی آیت مین جو مرد کا سر
ڈھانپنا بے حرمتی لکھا ہے اُس سے مراد عورتون کی
طرح چادر سے سر ڈھانپنا یعنی اب کو
چھپانا یہہ کہ ٹوپی اور پگڑی کوئی اپنی اُتار رکھے
ہرگز نہین چنانچہ پگڑی یا عمامہ اُتارنیکا نام تک ان
آیتون مین نہین ہے جسطرح عورت کے لئے چوتھی آیت
مین صاف اوڑھنی کا نام موجود ہے اگر پولوس کا
مقصد یہہ ہوتا - دعبادت کیوقت پگڑی اور عمامہ
سر سے اُتارین تو ضرور تہا کہ عورتین پگڑی اور

۴۲ جلد ۱

عمامہ سر پر باندہین کیونکہ مردون کا عورتون کے
مقابل مین یہان مذکور ہے اُس سے صاف ملتا ہے
کہ جسطرح عورتین اوڑھنی سے سر ڈھانپتی ہین اسطرح
مردون کو ڈھانپنا نہ چاہئے یعنی یہہ جو لکھا ہے کہ مرد کا
سر ڈھانپنا مناسب ہے تو عورتون کو سوای اوڑھنی
کے کبھی پگڑی اور عمامہ سے سر ڈھانپتے نہین دیکھا
اسلئے چاہئے کہ مرد عورت کی طرح اوڑھنی یعنی چادر سے
سر نہ ڈھانپے اور عورت کو جایز نہین کہ ٹوپی سر پر
رکھہ کر گرجا گھر مین بیٹھے یہہ سر کھلے رہنیکے برابر ہے -
کیونکہ اگر ہم لوگ اپنے ملک کے دستور سے ٹوپی سر پر
رکھین تو ہندوستان کی عورتون کو چاہیے کہ
پگڑی یا عمامہ سر پر باندہین لیکن انجیل مین نہ
عمامہ نہ ٹوپی بلکہ اوڑھنی کی تاکید کیا
انگلستانی کیا ہندوستانی سب عورتون کو لئے
ہے ورنہ کہین اسکا ذکر ہے کہ مسیح علیہ السلام کے شاگردون
نے عبادت کیوقت اپنا سر ننگا کیا ہو - اگر کوئی مرد ہو
مین دعا مانگتا ہو یا اُس وقت پانی برسنے لگے تو
کیون کر سر ننگا رکھہ سکتا ہے جب تک کہ چھتری اسکا
سر کو نہ چھپائے - بادشاہون اور عورتون کا
جو ایک نشان جیسے جیغہ یا کلغی وغیرہ سر پر رکھنا
لازم ہوتا ہے اگر سر کھلا رکھنا گھڑی گھڑی ضرور
ہوتا تو یہہ سب نشان جوتی مین لگانے کے لئے تجویز
کئے جاتے مگر یہہ تو بے ارادہ مذہب تمام دنیا کو

رواج ہے — چونکہ جوتی صرف راہ
مین پاؤن کی حفاظت کے لئے ہے اس لئے ضرور
نہین کہ فرش پر بھی اُسے پہنین اور پگڑی سر کی زینت
کے لئے ہے اسلئے مناسب ہین کہ جماعت کے آگے اُسے
اوتار رکھین لیکن برف پر چلنے والے اگر جوتی نہ اُتارین
سکین تو اسکی عوض مین ٹوپی اُتارنا اُنہین کا خاص
اختراع ہے کہ گویا پاؤن کی خدمت سر سے لی گئی۔
برخلاف اونکے کہ جو اپنے ملک مین برف پڑتی نہین
دیکھتے تو یہہ ہی چلن اور تبت اور افغانستان وغیرہ
مین باوجود برف جوتی اُتارنی اور سر پر پگڑی یا ٹوپی
رکھنے کا دستور ہے کیونکہ سر انسان کے سب اعضا مین
عضو شریف ہی جبکہ اور اعضا کے لباس نفیس سے آرایش
کی جاتی ہے تو سر کی آرایش اور اعضا کی نسبت زیادہ
ضرور ہے — اب اگر کوئی کہے کہ عبادت کیوقت سر ننگا
کرنا کمال انکساری ہے کہ خدا کے حضور وہی عضو زیبا
آراستہ اور شریف تھا ننگا کرنے سے ذلیل وحقیر کیا
گیا تو اوسکا وہی جواب ہے جو تیسری آیت مین پولوس نے
فرمایا کہ وہر ایک مرد کا سر مسیح ہے اُسکے ننگا کرنے
والے وہی لوگ تھے جنہون نے اُسے صلیب پر
کھینچا پس کون ایمان دار چاہیگا کہ مسیح کی شرافت
نہ سمجھے اور اسکی زیادہ زیب وزینت نہ کرے مگر وہی
جو مسیح کا مخالف ہو — اب اسکی بعد غور کرنا چاہئے
کہ پولوس نے اس مصلحت مین جو اول قرنتیون کے

۱۱ باب سے بیان ہو چکے یہہ کیا کہا کہ مرد سر کھولے
اور جوتی پہنے رہے تمام انجیل مین اسکا ذکر تک نہین ہے
اور جوتی اُتارنے کا تو توریت وانجیل دونون مین حکم
ہے پس ہر شخص کو خدا کی عدالت یاد کرکے انصاف کرنا
چاہئے کہ وہ حکم بڑا ہے یا یہہ اور اسکی زیادہ ضرورت
یا اسکی - کیونکہ یہہ پولوس کی مصلحت ہے اور وہ خدا
کا حکم ہے یہہ کلیسیا کیطرف اشارہ ہے اور وہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یشوع کو خطاب ہے پس جبکہ
نبیون کو پاک جگہہ مین داخل ہوتے وقت جوتی اُتارنا
فرض ہوا تو اور لوگ اس فرض سے کیونکر معاف رہ
سکتے ہین مگر وہی کہ جو اپنا رتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور حضرت یشوع بلکہ تمام مقدسون مین زیادہ سمجھین
پھر پولوس کی اس مصلحت کے بموجب مرد کا چوٹی
رکھنا یا سر ڈھانپنا انسان کے نزدیک بیحرمتی ہی
اور حکم الٰہی کے بموجب جوتی پہنے رہنا خدا اور فرشتون
کے نزدیک خلاف ادب اور خدا کا حکم ٹالنا سراسر گناہ
ہے کیونکہ جوتی اُتارنی اور عمامہ باندھنے کا دستور
ہمیشہ کے لئے خدا ہی کا مقرر کیا ہوا ہے خروج ۲۸
باب ۳۹ آیت اب اس تمام حال کو سنکر معلوم کرنا
چاہئے کہ جو مرد عزت کے مقامون مین سر کو کھولے اور
جوتی پہنے رہتے ہین یقیناً مجھ کو پہچانتے اور
اونٹ کو نگلتے ہین باقی عشرۂ آیندہ مین -

ترجمہ محمد ابو المنصور —

تتمہ جواب شمس الاخبار نمبر ۷

شمس الاخبار۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو ایک صدی کے عرصے مین یہہ مذہب سب قومون کو اپنے قبضے مین لائیگا

منشور محمدی یہہ مذہب سب قومون کو اپنے قبضے مین لانیکے واسطے دو ایک صدی کی کیا سبب دیر ہے بلکہ یہ بات لازم تھی کہ ہر وقت ہر قوم کے ہر فرد کو اپنے قبضے مین لالے اور عیسوی بنالے معلوم ہوا کہ بقول تمہارے ہندؤن کے دین کے سیر کا کمزور دین ہے شمس الاخبار آفتاب کے سامنے آسمان کے سب ستارے پوشیدہ ہو جاتے ہین منشور محمدی جب آفتاب دوبا تو سب ستارے روشن نظر آتے ہین تب آفتاب صاحب کدہر جاتے ہین جب تم باطل مذہبون کو ستارون سے جو روشن استعارہ کئے تو تمہارا آفتاب کون ہے بطلان کے درجے مین رہیگا ذرا دیکھئے وہ تو ظلمات بعضہا فوق بعض ہے اور برعکس نہند نام زنگی کافور ہے۔

شمس الاخبار۔ اور مسیحی مذہب کے سامنے جتنے اور مذہب ہین سب کے سب غائب ہو جائین گے۔

منشور محمدی جب غائب ہونگے تب دیکھ لینگے اب تو مقابلہ کر رہے ہین غائب نہین ہین ابکی بولو تب کی تب دیکھ لینگے اب کی تب بھی ہو گی ش۔

شمس الاخبار کوئی دوسرا دین کلی نہین ہے

منشور محمدی ہان ایگا دین کلی ہے مگر ضلالت کی دنیا کی ساری ضلالتین سب اسکے افراد اور جزیات

شمس الاخبار کوئی دوسرا دین دنیا مین ترقی نہین پاسکتا منشور محمدی تمہارا دین ترقی پانے کی یہی وجہ ہے کہ قیامت آنیوالی ہے اللہ کا نام جانیوالا ہر مخلوق کا نام بلند ہونیوالا ہے چنانچہ اوسکا ظہور دیکھ رہے ہین کہ لوگ خدائی واحد لاشریک کو چھوڑکر غلام کے بندے ہو رہے ہین شمس الاخبار کوئی دوسرا دین سب قومون کیواسطے موافقت اور مناسبت نہین رکھتا ہے منشور محمدی ہان دین عیسوی بہت سی قومون کی بڑی موافقت اور مناسبت رکھتا ہے کیونکہ وہان بھی مخلوق پرستی ہے یہان بھی مخلوق پرستی شمس الاخبار اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے اس مذہب کو نہیں بنایا منشور محمدی سب مذہبون کو کیا باطل کیا حق اللہ ہی بنایا عیسویت کی کیا خصوصیت لکل جعلنا منکم شرعۃ و منہاجا ہمنا بحکم شمس الاخبار اور یہہ مذہب تمام روے زمین پر پھیل جائیگا منشور محمدی۔ تب قیامت بھی آجاویگی اور صور بھی پھونکا جاویگا اور اللہ اللہ بولنے والے باقی نرہے سب غلام غلام بندہ بندہ مسیح مسیح پکارنے والے باقی رہینگے ماشاء اللہ تو وہ دن ہم پر نہ لاوے شمس الاخبار مسیحی مذہب ایسا مذہب ہے کہ وہ انسان سے نام اور لباس وغیرہ کی تبدیلی نہین طلب کرتا بلکہ وہ دل کی تبدیلی چاہتا ہے جو انکی تمام ظاہری و باطنی قوتون کا معدن ہے منشور محمدی جب مسیحی مذہب دل کی تبدیلی چاہتا

ہے نہ نام نہ لباس وغیرہ کی تو بالضرور جو کرستان
ہوتا ہے سو اسکا نہ نام بدلے نہ لباس نہ نماز بدلے نہ
روزہ نہ حج بدلے نہ زکوٰۃ نہ کلمہ بدلے نہ مسجد نہ قبرستان
بلکہ اگر کوئی پوچھے کہ تو کیا رکھتا ہے تو اس کے جواب مین
کہے کہ مین محمدی ہون اور مسلمان مگر دل مین یقین خدا وا
لا ہونیکا رکھتا ہون یہ رجب علی صاحب کو ضرور ہی
ہمارے لکھنے کو اور اپنے مجیب کے کہنے موافق سمجھ مین
تب ہی دل کی تبدیلی کی بات صادق آویگی آپ ہی
کہتے ہین کہ دل انسان کے تمام ظاہری و باطنی قوتون کا
مصدر ہے یہہ کیا بات ہے کہ مصدر بدل گیا اور اسکے
صادر اور صادر کے لوازم نہ بدلے اس سے معلوم ہوا
کہ مصدر نہین بدلا اس لیئے کہ صادر نہین بدلے اندر
کچھ ضرورت معلوم ہوتی ہے شمس الاخبار پس عیسائی
مذہب کے رو سے وہ جو دل کی تبدیلی نہین پاتا صرف
نام اور لباس وغیرہ کی تبدیلی کرتا ہے ابد تک
مسیحی نہین ہو سکتا منشور محمدی اس سے معلوم
ہوا ابد تک مسیحی ہونے کیواسطے فقط نام اور لباس
وغیرہ امرون کی تبدیلی کافی نہین بلکہ اس کے ساتھ
دل کی تبدیلی بھی ضرور ہے پس دونون کے مجموعے سے
ابد کا مسیحی ہوتا ہے اب رجب علی صاحب ابد کے مسیحی
ہونے کیواسطے نام اور لباس کی تبدیل کرنا ضرور ہوا
اب مجیب کا قول پہلے قول کے منافی ہوا جو کہے نام
اور لباس وغیرہ کی تبدیلی نہین طلب کرتا پس دونون

۷ قول کے رو سے نام کی تبدیلی ضرور ہوئی اور معترض
کا اعتراض بحال ہوا شمس الاخبار مستغرب
کو چاہیئے کہ مسیحی مذہب کے اصول مین ذرا نظر کرین کہ وہ
ان سے کیا طلب کرتا ہے منشور محمدی مسیحی مذہب
کا بڑا اصل یہہ ہے کہ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کو خدا مانے
اور اسکو خدا جاننے پر جو باتین ہین سو باتین کو نظر کرنے
کی کیا حاجت شمس الاخبار مسیحی مذہب کے اس بنیاد
شیوہ سے یہہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ انسان کو لازم
ہے کہ اپنے قولون کے مصدر کو آنجناب صداقت کے جامے سے
ملبس کرے نہ کہ حرف غایت یا قولون کی درستی مین
مذہب کی ایک عمدہ تاثیر سمجھے منشور محمدی اس
قول کا خلاصہ یہی ہے کہ نام و لباس کی تبدیل مذہب کا
عمدہ مقدمہ نہین ہے بلکہ عقیدہ عمدہ مقدمہ ہے دونو
کا مجموعہ ہو تو ظلماتٌ بعضُہا فوقَ بعض ہی آ
قول کے رو سے بھی نام و لباس وغیرہ کی تبدیلی ضرور ہی
شمس الاخبار ہر چند مسیحی مذہب مین نہ نام بدلنے کی
اور نہ تبدیل کرنے کی ممانعت ہے تاہم ان نامون مین
کہ جن مین بت پرستی کی بو پائی جاتی ہے رسماً تبدیلی
کرتے ہین منشور محمدی نام بدلنے کی اجازت نہین
اور تبدیل کرنے کی ممانعت معین کرکے بولنا ایک محل
بات ہے چونکہ رجب علی کے نام مین اسلام کی بو آ
رہی ہے تو تثلیث کی بو آنیکے واسطے نام و لباس کی
تبدیل ضرور تین امور سے تھی تا سننے والے کو مسلمان

ہے یا کافر ہے کرکے اشتباہ ہووے اور اوّل وہلے مین
معلوم ہوجاوے کہ یہہ کافر ہے مسلمان نہین اور ایسا
بندیلی کرتے ہین کہنے سے معلوم ہوا کہ بندیل چندان ضرور
نہین اور نام مین بت پرستی کی بو آنے سے کچھ خلل نہین
شمس الاخبار پادری صاحب ایک بہت بڑے مشہور
اور معروف آدمی کے نام مین بت پرستی کی بو بھی نہین
پائی جاتی لہذا ان کے نام کی بندیلی کچھ ضرور نہ تھی اور
بندیلی ہوتی بھی تو کچھہ عیب نہ تھا **منشور محمدی** عبارت
بے ربط ہے پادری صاحب بہت بڑے مشہور اور
معروف آدمی رہنے سے ان کے نام مین بت پرستی
کی بو نہین پائی جانا کیا ضرور ہے بہت سے بت پرست
بھی مشہور و معروف آدمی رہتے ہین ان کے نام بھی
بڑے رہتے ہین اور کام بھی یعنی شرک سے مملو
بندیل مگر چہ واجب نہ تھی تو مستحب تھی کچھ عیب نہ تھا تو
ہنر تو تو پھر کیواسطے ترک استحباب ہنر ہوا۔
شمس الاخبار مستفسر صاحب مذہب کو صرف اک
ظاہری امرون مین سے سمجھتے ہین مگر حقیقت مین
وہ ایک باطنی امر ہے جسکا جاننا ہر ایک انسان پر
لازم آن پڑا ہے **منشور محمدی** مستفسر صاحب
کبھی مذہب کو فقط ظاہری امر یا فقط باطنی امر
نہین سمجھتے بلکہ ظاہر و باطن کے مجموعے کو مذہب سمجھتے
ہین کیونکہ ظہور بطون منفک نہین اور بطون سے ظہور
پس انسان کے لئے دونون کا جاننا لازم ہے نہ فقط

باطن کا ہے چون بیاری طہارت ظاہر باطنت
نیز حق کند ظاہر ظاہر باطن کی دلیل ہے پس رجب
صاحب کوئی ایسا نام تجویز کیا چاہیئے کہ اسکی دلالت
تین خدا پر رہے **شمس الاخبار** دوسری الی۔
چنانچہ حضرت یعقوب نبی اور حضرت یوسف نبی اور حضرت
داؤد اور حضرت سلیمان وغیرہ یہودیون کے پیغمبرون
کے نام کو اہل اسلام اور مسیحیون نے قبول کرلیا ہے **منشور**
محمدی اہل اسلام یہودیون کے پیغمبرون کے نام کو
سچے پیغمبر جان تھے کرکے مان کر اون کے مبارک نامون
کو تیمناً و تبرکاً اپنے واسطے تجویز کئے جب تم بھی رجب
کے نام کو اسی قصد سے بحال رکھے ہین اور تبدیل
نہین کئے ہین تو رجب علی جس پیغمبر پر ایمان لائے
تھے اسپر ایمان لانیکے لئے کیا دیر ہے جب ایمان نہین
لائے تو نام کی تبدیل ضرور اور معترض کا اعتراض بجا
اور دوسری وجہ باطل جب تم دوسری وجہ کے بیان
مین یہہ کہے کہ یہ امر ایک قدیم اور پاک تواریخ سے ثابت
ہے کہ یہودیون کے مذہب سے پہلے کوئی مذہب نہ تھا
جتنے مذہب دنیا مین ہو چکے یا ہین سب اس مذہب
کے پیچھے ہین تو اس سے مقصود یہہ ہے کہ یہودیون
کے مذہب کے درجے کو اسکے بعد کا مذہب نہین پہنچ
سکتا تو بعد کے مذہبون مین عیسوی بھی ہے وہ بھی
اس مذہب کو نہین پہنچ سکتا تو اسی واسطے موسوی
لوگ اس مذہب کو نہین قبول کئے تو تم پھر کم درجے

کے مذہب کی کیا دعوت کر رہے ہو دنیا مین جتنے مذہب
ہو چکے اُن سب مذہبون کے آگے یہودیون کا مذہب
بتا کر کے لکھے سو یہہ بھی بہت راست لکھے اور تواریخ کے
واسطے قدیم اور پاک کا لفظ بھی آجگہ بہت چسپان
ہے واہ رے محرر مشمس الاخبار حالانکہ یہہ بات
بقول مستفسر صاحب موصوف کے مناسبت پسندیدہ نہین
رکھتی ہے کہ یہودیون کے نام اہل اسلام تبدیل مذہب
کے بغیر قبول کرین پس اگر اہل اسلام ہی مذکورہ نامون
کے موجد ہوتے تو کسی قدر شبہہ رہتا مگر جبکہ اکثر یہودیون
کے نام بے تبدیل مذہب کے اہل اسلام نے قبول کر لیئے
تو پھر پادری صاحب رجب علی کے نام پر کیا شبہہ باقی
رہا منشور محمدی معترض کا اعتراض یہہ تہا کہ
مذہب کی تبدیل ہوی نام کی تبدیل کیا سبب ہوی
اسکے جواب مین یون کہنا کہ یہہ بات بقول مستفسر
مناسبت پسندیدہ نہین رکھتی ہے کہ یہودیون کے
نام اہل اسلام تبدیل مذہب کے بغیر قبول کرین بی معنی
ہے پس اسکا نتیجہ کیا مطلب پاتہہ دیتا ہے سو بھی ظاہر ہی
اہل اسلام اپنے واسطے کچھہ یہودیون کے نام نہین تجویز
کئے جو اُس تجویز سے اپنے کو یہودی بھی بنا دین بلکہ
انبیا کے نام اپنے واسطے تجویز کئے ہین انبیا کا نام کچھ
دین کسی قسم کی تبدیل نہین ہوی ہے سب انبیا کا
دین ایک ہی ہے دین کس کو کہتے ہین اور شریعت
کس کو کہتے ہین ذرا سمجھو سب انبیا کا دین متحد ہی یعنے

۹ توحید اور نفس تعظیم اور شرایع آپس مین متبائن ہین۔
شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا الخ
اور لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا
اسکے دلایل صریح پھر اہل اسلام کے حق مین بولنا کہ
اہل اسلام یہودیون کے نام تبدیل مذہب کے بغیر
قبول کر لینا مناسبت پسندیدہ نہین رکھتا ہی مہمل
و بے معنی ہوا اور اہل اسلام اپنا نام یعقوب اور یوسف
اور داؤد اور سلیمان کر کے رکھنے سے کوئی یہہ شبہہ
نہین کرتا کہ دے یہودی ہین بلکہ ہر کوئی یہہ سمجھتا کہ
یہ نام پیغمبرون کے ہین اور خود ہی ایجاد کر کے رکھتے
تو پیغمبرون کے نام ہین کر کے کوئی نہ سمجھتا بلکہ یہہ
جانتا کہ وے اعلام ہین کہ اپنے مسمّٰی پر دلالت کرتے
ہین اور معین ذاتون کو بتلاتے ہین پس کسقدر شبہہ رہتا
کہنا بھی لغو و لایعنی ہوا و اہل اسلام یہودیون کے نام سے اپنے کو مسمّٰی کرتے
تو تبدیل مذہب لازم آتی تھی وے تو پیغمبرون کے نام سے اپنے کو مسمّٰی کیے ہین پس
پادری رجب علی صاحب کے نامپر بڑا شبہہ باقی رہا اس توہم شبہہ کے واسطے
معترض کہے کہ نام بدلاؤ مشمس الاخبار تیری علی عربی زبان مین خدا کا نام ہے
اور علاوہ اسکے ایک سردار کا اسکا نام بھی ہے کہ جنہون نے حضرت صموئیل نبی کو
پرورش کیا اور پھر عزی زبان مین علی خدا کا نام ہے منشور محمدی نے علی خدا کا نام
عزی زبان سے یا عربی مین یا کاہن کا نام ہے یا نجومی کا پس اس نام کو تثلیث پر
دلالت نہین معترض یہ کہتے ہین کہ جب تثلیثی ہو تو نام کی تبدیل بھی کرے جب
علی عبرانی اور عربی مین خدا کا نام تہا تو اسپر کاہن کا نام بھی ہے کر
بڑا کونسا کاہن خدا سے بڑا ہی خدا کا نام ہونا بس نہین کرتا تہا جو علاوے کی حاجت ہوی